34458 ـ اگر امام جلسہ استراحت نہ بیٹھے تو کیا مقتدی جلسہ استراحت میں بیٹھے گا ؟

سوال

ہم اسے اماموں کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں جو جلسہ استراحت نہیں کرتے، حتی کہ اگر آپ انہیں جلسہ استراحت کرنے والی کتابیں لا کر بھی دیں تو پھر بھی نہیں کرتے.
کیا جب میں ان کے پیچھے نماز ادا کروں تو ان کے جلسہ استراحت نہ کرنے کے باوجود میں جلسہ استراحت کروں یا کہ نہ کرنے میں بھی امام کی متابعت کروں؟
یہ علم میں رکھیں کہ ایسا کرنے سے میں بھی جلسہ استراحت نہیں کرونگا جیسا کہ وہ نہیں کرتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جلسہ استراحت نماز کی سنتوں میں شامل ہے، اس کا جواب سوال نمبر (21985) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو امام کی متابعت کرنے کا حکم دیا ہے.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں بیماری کی حالت میں نماز پڑھی تو بیٹھ کر نماز ادا کی، اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا، اور جب نماز مکمل کی تو فرمانے لگے:

" امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی متابعت اور اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب وہ اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (688) صحیح مسلم حدیث نمبر (412).

اور متابعت كا معنى يہ ہے كہ: امام كے افعال شروع كرنے كے فورا بعد مقتدى بھى وہ فعل كرے. مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (33790) كا جواب ديكھيں.

ديكھيں: حاشية ابن قاسم (2 / 285) الشرح الممتع (4 / 269).

سوم:

اگر امام جلسہ استراحت ميں نہيں بيٹھتا تو اس ميں علماء كرام كا اختلاف ہے كہ آيا مقتدى بھى جلسہ استراحت كرے يا نہ كرے ؟

اس مسئلہ ميں سبب اختلاف يہ ہے كہ: آيا مقتدى كا اس حالت ميں جلسہ استراحت كرنا امام كى متابعت كے منافى ہے يا نہيں ؟ جس كا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حكم ديا ہے.

بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ چاہے امام جلسہ استراحت نہ بھى كرے تو مقتدى كو جلسہ استراحت كرنا چاہيے، اور اس حالت ميں امام سے تھوڑا سا پيچھے رہنا كوئى نقصان دہ نہيں، اور پھر يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا عمل بھى ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اگر امام جلسہ استراحت نہ كرے تو مقتدى كو كرنا چاہيے، ہمارے اصحاب (يعنى شافعيہ) كہتے ہيں: كيونكہ اس ميں تھوڑى سى مخالفت ہے. اھـ

ديكھيں: المجموع (4 / 240).

اور بعض دوسرے علماء كرام كا كہنا ہے كہ مقتدى جلسہ استراحت ميں نہ بيٹھے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى سے سوال دريافت كيا گيا جيسا كہ " الفتاوى الكبرى ميں ہے:

ايك شخص مقتدى بن كر نماز ادا كرتا اور ركعات كے مابين جلسہ استراحت كرتا ہے، ليكن امام نہيں كرتا تو كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

شيخ الاسلام رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

صحيح بخارى ميں ثابت ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جلسہ استراحت كے ليے بيٹھے، ليكن علماء كرام نے تردد كيا ہے كہ آيا يہ زيادہ عمر ہوجانے كے باعث بطور ضرورت كيا تھا يا كہ يہ نماز كى سنت ميں شامل ہے ؟

جو علماء اسے نماز کی سنت قرار دیتے ہیں انہوں نے اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ امام شافعی، اور امام احمد کی ایك روایت میں ہے، اور جنہوں نے پہلا قول لیا ہے وہ اسے ضرورت کے وقت مستحب قرار دیتے ہیں جیسا کہ امام ابو حنیفہ، امام احمد کی دوسری روایت، اور امام مالك کا قول ہے.

جلسہ استراحت کو مستحب کہنے والوں کے ہاں جلسہ استراحت کرنے والے پر کوئی عیب نہیں لگایا جائیگا چاہے وہ مقتدی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ تھوڑی سی مقدار میں امام سے پیچھے رہا اور یہ ممنوع کردہ پیچھے رہنے میں شامل نہیں ہوتا.

اور کیا یہ فعل محل اجتھاد میں ہے ؟ کیونکہ اس کے نزدیك یہ مسنون فعل اور فعل میں امام کی موافقت میں جلدی کرنے کے معارض ہے، تو یہ پیچھے رہنے سے اولی ہے، لیکن یہ پیچھے رہنا بہت تھوڑا ہے، تو یہ بالکل اسی طرح ہوا جیسا کہ مقتدی کے تشھد مکمل کرنے سے قبل امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی اسے مستحب سمجھتا ہے.

یا پھر اس طرح ہے کہ امام سلام پھیر لے اور مقتدی کی کچھ دعا باقی ہو تو کیا مقتدی بھی سلام پھیر دے یا دعاء مکمل کرے ؟

اس طرح کے مسائل اجتھادی ہیں، اور زیادہ قوی یہ ہے کہ کسی مستحب فعل کے لیے امام سے پیچھے رہنے سے امام کی متابعت کرنا زیادہ اولی ہے. واللہ اعلم اھـ

دیکھیں: الفتاوی الکبری (1 / 135).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

مسئلہ:

اگر انسان مقتدی ہو اور وہ اس جلسہ کو سنت سمجھے تو کیا اس کے لیے جلسہ استراحت کے لیے بیٹھنا مسنون ہے یا کہ امام کی متابعت کرنا افضل ہے ؟

جواب:

امام کی متابعت کرنا افضل ہے، اسی لیے وہ واجب " تشھد اول " کو ترك کرتا ہے، اور زائد کو کرتا ہے، جیسا کہ اگر مقتدی دوسری رکعت میں امام کے ساتھ ملے تو وہ امام کی متابعت کے لیے پہلی رکعت میں زائد تشھد بیٹھےگا، بلکہ امام کی متابعت کی بنا پر رکن بھی چھوڑے گا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو "

تو وہ رکن قیام اور رکن رکوع ترك کر دے گا اور قیام کی بجائے بیٹھے گا، رکوع کی جگہ اشارہ کرےگا، یہ سب کچھ امام کی متابعت اور پیروی کی وجہ سے ہے.

اگر کوئی قائل کہے کہ:

اس چھوٹے سے جلسہ استراحت سے امام سے پیچھے رہنا نہیں ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو "

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاء کا استعمال کیا ہے جو ترتیب اور بغیر کسی مہلت کے تعقیب پر دلالت کرتی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ امام سے تھوڑی سی بھی تاخیر نہ کرے، بلکہ متابعت کرنے میں جلدی کرے، نہ تو امام کی موافقت کرے، اور نہ ہی اس سے سبقت لے جائے، اور نہ ہی تاخیر کرے، اقتدا اور پیروی کی حقیقت یہی ہے. اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 192).

واللہ اعلم .